فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

درسِ عبرت

یعنی

اندلس کے ایک مشہور عالم اور بزرگ کا نہایت

عبرت خیز واقعہ

جسکو

احقر محمد شفیع معین مدرس دار العلوم دیوبند نے

عربی سے دلچسپ اردو میں ترجمہ کرکے

دار الاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

(مطبوعہ جید برقی پریس بلیماران دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ تبل ونہار کا انقلاب دنیا کا عروج ونزول قوموں کی ترقی وتنزل سلف وخلف کے واقعات ایک چشم بصیرت کیلئے ہزاروں عبرتیں اپنے دامن میں رکھتے ہیں اور باواز بلند کہہ رہے ہیں ؎ جگہ جی لگانیکی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے الغرض تمام تاریخ عالم انہیں عبرتوں کا آئینہ ہے جسکا ایک ورق ناظرین کرام کے سامنے کھولا جاتا ہے۔ کیا خوب فرمایا ہے میرے آقا حضرت شیخ الہندؒ نے ؎

انقلابات جہاں واعظ رب ہیں دیکھو ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

ذیل کا عبرت آموز واقعہ علامہ دمیری کی حیوۃ الحیوان مطبوعہ مصر سے نقل کیا جاتا ہے

غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را در سنگلاخ بادیہ پیا بریدہ اند

نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

سن ہجری کی دوسری صدی ختم پر ہے۔ آفتاب نبوت غروب ہوئے ابھی بہت زیادہ مدت نہیں گذری۔ لوگوں میں امانت دیانت اور زہد وتقوی کا عنصر غالب ہے۔ اسلام کے ہونہار فرزند جنکی ہاتھ پر اس کو فروغ ہونیوالا ہے کچھ برسر کار ہیں اور کچھ ابھی تربیت پا رہے ہیں آئمہ دین کا زمانہ ہے۔ ہر ایک شہر علماء دین وصلحاء متقین سے آباد نظر آتا ہے۔ خصوصاً مدینۃ الاسلام (بغداد) جو اسوقت مسلمانوں کا دار السلطنۃ ہے۔ اپنی ظاہری اور باطنی

آرائشوں سے آراستہ ہوکر گلزار بنا ہوا ہے۔ ایک طرف اگر اس کی دلفریب عمارتیں اور ان میں گذرنیوالی نہریں دل لبھانیوالی ہیں تو دوسری جانب علماؑ اور صلحاء کی مجلسیں درس و تدریس کے حلقے ذکر و تلاوت کی دلکش آوازیں خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کی دلجمعی کا ایک کافی سامان ہے۔ فقہاء و محدثین اور عباد و زہاد کا ایک عجیب و غریب مجمع ہے۔ اس مبارک مجمع میں ایک بزرگ ابو عبداللہ اندلسی کے نام سے مشہور ہیں۔ جو اکثر اہل عراق کے پیر و مرشد اور استاذ محدث ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ جنکا ایک عبرتناک واقعہ ہمیں اس وقت ہدیہ ناظرین کرنا ہے۔

یہ بزرگ علاوہ زاہد و عابد اور عارف باللہ ہونیکے حدیث و تفسیر میں بھی ایک جلیل القدر امام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپکو تیس ہزار حدیثیں حفظ تھیں اور قرآن شریف کو تمام روایات قرأت کیساتھ پڑھتے تھے۔ ایکمرتبہ آپنے سفر کا ارادہ کیا۔ تلامذہ اور مریدین کی جماعت میں سے بہت سے آدمی آپکے ساتھ ہوئے جن میں حضرت جنید بغدادی اور حضرت شبلی رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ حضرت شبلی قدس اللہ سرہ کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت امن و امان اور آرام و اطمینان کیساتھ منزل منزل مقصود کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ہمارا گذر عیسائیوں کی ایک بستی پر ہوا۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا لیکن پانی موجود نہ ہونیکی وجہ سے اب تک ادا نہ کر سکتے تھے۔ بستی میں پہنچکر پانی کی تلاش ہوئی۔ ہم نے بستی کا چکر لگایا۔ اس دوران ہم چند مندروں اور گرجا گھروں پر پہنچے جن میں آفتاب پرستوں، یہودیوں اور صلیب

پرست نصرانیوں کے رہبان اور پادریوں کا مجمع تھا جن میں سے ہر شخص ہر کس بخیالِ خویش خبطے دارد کا نمونہ بنا ہوا تھا - کوئی آفتاب کو پوجتا اور کوئی آگ کو ڈنڈوت کرتا تھا - اور کوئی صلیب کو اپنا قبلۂ حاجات بنائے ہوئے تھا - ہم یہ دیکھکر متعجب ہوئے - اور ان لوگوں کی کم عقلی اور گمراہی پر حیرت کرتے ہوئے آگے بڑھے - آخر گھومتے گھومتے بستی کے کنارے پر ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس پر چند نوجوان لڑکیاں پانی پلا رہی تھی - اتفاق سے شیخ مرشد ابو عبد اللہ اندلسی کی نظر ان میں سے ایک لڑکی پر پڑی - جو اپنے خداداد حسن و جمال میں سب ہجولیوں سے ممتاز ہونیکے ساتھ زیور اور لباس سے آراستہ تھی - شیخ کی اس سے چار آنکھیں ہوتے ہی حالت دگرگوں ہونے لگی - چہرہ بدلنے لگا - اسی انتشار طبیع کی حالت میں شیخ اسکی ہجولیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے یہ کس کی لڑکی ہے ؟

لڑکیاں - یہ اس بستی کے سردار کی لڑکی ہے ؟

شیخ - پھر اسکے باپ نے اس کو اتنا ذلیل کیوں بنا رکھا ہے - کہ کنوئیں سے خود ہی پانی بھرتی ہے کیا وہ اس کے لئے کوئی ماما نوکر نہیں رکھ سکتا - جو اسکی خدمت کرے[1]

لڑکیاں - کیوں نہیں ؟ مگر اس کا باپ ایک نہایت عقیل اور فہیم آدمی ہے - اس کا مقصود اس سے یہ ہے - کہ لڑکی اپنے باپ کے مال و متاع حشم و خدم پر غرہ ہو کر کہیں اپنے فطری اخلاق خراب نہ کر بیٹھے - اور

---

[1] سردار کا لڑکی کو باہر نکالنا اور کنوئیں پر بھیجنا اگرچہ بے شبہ مذموم و ناروا تھا - مگر ساتھ ہی اس کا لڑکی کے اخلاق اور خاوند کی اطاعت کا خیال ضرور قابل داد ہے - ہمیں چاہئے کہ اس سے عبرت حاصل کریں اور میکہ کی بود و باش میں لڑکیوں کے اخلاق خراب ہونے دیں ان کو سسرال کے آداب اور خاوند کی اطاعت کا سبق دیں

نکاح کے بعد شوہر کے یہاں جاکر اسکی خدمت میں کوئی قصور نہ کرے

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ اس کے بعد سر جھکا کر بیٹھ گئے - اور تین دن کامل اسی پر گذر گئے کہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ کسی سے کلام کرتے ہیں - البتہ جب نماز کا وقت آتا ہی تو نماز ادا کر لیتے ہیں - مریدین اور تلامذہ کی کثیر التعداد جماعت انکے ساتھ ہی - لیکن سخت ضیق میں ہیں کوئی تدبیر نظر نہیں آتی -

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں، کہ تیسرے دن میں نے یہ حالت دیکھکر پیش قدمی کی - اور عرض کیا " کہ اے شیخ! آپکے مریدین آپکے اس متواتر سکوت سے متعجب اور پریشان ہیں کچھ تو فرمائیے - کیا حال ہے"

شیخ - (قوم کی طرف متوجہ ہو کر) میرے عزیزو! میں اپنی حالت تم سے کبتک چھپاؤں پرسوں میں نے جس لڑکی کو دیکھا ہے - اسکی محبت مجھپر اتنی غالب آچکی ہے کہ میرے تمام اعضاء و جوارح پر اسی کا تسلط ہی - اب کسی طرح ممکن نہیں کہ اس سرزمین کو میں چھوڑ دوں ؎

برنخیزم ز سر کوئے تو تا جاں دارم درر سد کار بجاں از سر جاں برخیزم

حضرت شبلی - اے ہمارے سردار - آپ اہل عراق کے پیر و مرشد - علم و فضل اور زہد عبادت میں شہرۂ آفاق ہیں آپکے مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے متجاوز ہو چکی ہے بطفیل قرآن عزیز ہمیں اور ان سب کو رسوا نہ کیجئے -

شیخ - میرے عزیز! میرا اور تمہارا نصیب، تقدیر خداوندی جاری ہو چکی ہی مجھ سے ولایت کا لباس سلب کر لیا گیا اور ہدایت کی علامات اٹھا لی گئیں " یہ کہکر رونا شروع کیا اور کہا " اے میری قوم! قضا و قدر نافذ ہو چکی ہے اب کام میرے بس کا نہیں ہے "۔

حضرت شبلی فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں اس عجیب واقعہ پر سخت تعجب ہوا اور حسرت سے رونا شروع کیا۔ شیخ بھی ہمارے ساتھ رو رہی تھی۔ یہاں تک کہ زمین آنسوؤں کے امنڈ آنیوالے سیلاب سے تر ہو گئی۔ اسکے بعد ہم مجبور ہو کر اپنے وطن بغداد کیطرف لوٹے لوگ ہمارے آنیکی خبر سنکر شیخ کی زیارت کیلئے شہر سے باہر آئے اور شیخ کو ہمارے ساتھ نہ دیکھکر سبب دریافت کیا ہم نے سارا واقعہ بیان کیا۔ واقعہ سن کر لوگوں میں کہرام مچ گیا۔ شیخ کے مریدوں میں سے کثیر التعداد جماعت تو اسی غم و حسرت میں اسیوقت عالم آخرت سدھار گئی۔ اور باقی لوگ گڑگڑا کر خدائے بے نیاز کی بارگاہ میں دعائیں کر رہے ہیں۔ کہ مقلب القلوب! شیخ کو ہدایت کر اور پھر اپنے مرتبہ پر لوٹا دے۔ اس کے بعد تمام خانقاہیں بند ہو گئیں۔ اور ہم ایک سال تک اسی حسرت و افسوس میں شیخ کے فراق میں لوٹتے رہے۔ ایک سال کے بعد جب ہم مریدوں نے ارادہ کیا کہ چل کر شیخ کی خبر لیں۔ کہاں ہیں۔ اور کس حال میں ہیں۔ تو ہماری ایک جماعت نے سفر کیا۔ اور اس گاؤں میں پہنچکر وہاں کے لوگوں سے شیخ کا حال دریافت کیا

گاؤں والے۔ وہ جنگل میں خنزیر (سور) چرا رہا ہے۔

ہم۔ خدا کی پناہ! یہ کیا ہوا؟

گاؤں والے۔ اس نے سردار کی لڑکی سے منگنی کی تھی۔ اس کے باپ نے اس شرط پر منظور کر لیا۔ اور وہ جنگل میں سور چرا انکی خدمت پر مامور ہے

ہم یہ سنکر ششدر رہ گئے۔ اور غم سے ہمارے کلیجے پھٹنے لگے۔ آنکھوں سے بیساختہ آنسوؤں کا طوفان امڈنے لگا بمشکل دل تھام کر اس جنگل میں پہنچے جہاں وہ سور چرا رہے تھے۔ دیکھا تو شیخ کے سر پر نصاری کی ٹوپی

ہے اور کمر میں زنار باندھی ہوئی ہے اور اس عصا پر ٹیک لگائے ہوئے خنزیروں کے سامنے کھڑے ہیں جس سے وعظ اور خطبہ کیوقت سہارا لیا کرتے تھے جس نے ہماری زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا۔ شیخ نے ہمیں اپنی طرف آتے دیکھکر سر جھکا لیا۔

ہم نے قریب پہنچکر "السلام علیکم" کہا

شیخ۔ (کسی قدر دبی زبان سے) وعلیکم والسلام

شبلیؒ۔ اے شیخ! اس علم وفضل اور حدیث وتفسیر کے ہوتے ہوئے آج تمہارا یہ کیا حال ہے؟

شیخ۔ میرے بھائیو! میں اپنے اختیار میں نہیں۔ میرے مولا نے جس طرح چاہا مجھ میں تصرف کیا۔ اور اس قدر تقرب کے بعد جب چاہا کہ مجھے اپنے دروازہ سے دور پھینک دے۔ تو پھر اسکی قضا کو کون ٹالنے والا تھا۔ اے عزیزو خدائے بے نیاز کے قہر سے ڈرو۔ اپنے علم وفضل پر مغرور نہ ہو۔ اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا۔ اے مرے مولا! میرا گمان تیرے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تو مجھکو ذلیل وخوار کرکے اپنے دروازے سے نکالدیگا۔ یہ کہکر خدا تعالیٰ سے استغاثہ کرنا اور رونا شروع کردیا۔ اور آواز دی۔ کہ اے شبلی! اپنے غیر کو دیکھکر عبرت حاصل کر (حدیث میں ہے "السعید من وعظ لغیرہ" یعنی نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھکر نصیحت حاصل کرے)

شبلیؒ۔ (رونیکی وجہ سے لکنت کرتی ہوئی آواز سے نہایت دردناک لہجہ میں) اے ہمارے پروردگار ہم تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور

تجھ ہی سے استغاثہ کرتے ہیں۔ ہر کام میں ہم کو تیرا ہی بھروسہ ہے۔ ہم سے یہ مصیبت دفع کر دے کہ تیرے سوا کوئی دفعہ کرنے والا نہیں۔

خنزیر انکا رونا اور انکی دردناک آواز سنتے ہی سب کے سب وہیں جمع ہو گئے اور زمین پر مرغ بسمل کی طرح لوٹنا اور چلانا شروع کیا۔ اور اس زور سے چیخے کہ انکی آواز سے جنگل اور پہاڑ گونج اٹھے۔ یہ میدان میدانِ حشر کا نمونہ بن گیا۔ ادھر شیخ حسرت کے عالم میں زار زار رو رہے تھے۔

حضرت شبلیؒ۔ شیخ! آپ حافظ قرآن تھے۔ اور قرآن کو ساتوں قرأت سے پڑھا کرتے تھے۔ اب بھی اس کی کوئی آیت یاد ہے؟

شیخ۔ اے عزیز! مجھے تمام قرآن میں دو آیتوں کے سوا کچھ یاد نہیں رہا

حضرت شبلیؒ۔ وہ دو آیتیں کون سی ہیں؟

شیخ۔ ایک تو یہ ہے وَمَن یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَهٗ مِن مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ (جس کو اللہ ذلیل کرتا ہے۔ اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔) اور دوسری یہ ہے وَمَن یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (جسے ایمان کے بدلے میں کفر اختیار کیا تحقیق وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہو گیا:

شبلیؒ۔ اے شیخ آپ کو تیس ہزار حدیثیں مع اسناد کے برزبان یاد تھیں اب ان میں سے بھی کوئی یاد ہے؟

شیخ۔ صرف ایک حدیث یاد ہے یعنی مَن بَدَّلَ دِینَهٗ فَاقْتُلُوهُ (جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اُس کو قتل کر ڈالو

شبلیؒ - ہم یہ حال دیکھکر بصد حسرت و یاس شیخ کو وہیں چھوڑکر واپس ہوئے - اور بغداد کا قصد کیا - ابھی تین منزل طے کرنے پائے تھے کہ تیسرے روز اچانک شیخ کو اپنے آگے دیکھا - کہ نہر سے غسل کرکے نکل رہے ہیں اور باواز بلند شہادتین اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ پڑھتے جاتے ہیں - اسوقت ہماری مسرت کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہی جسکو اس سی پہلی ہماری مصیبت اور حسرت و یاس کا اندازہ ہو

شیخ - (قریب پہنچکر) "مجھے ایک پاک کپڑا دو" اور کپڑا لیکر سب سے پہلے نماز کی نیت باندھلی - ہم منتظر ہیں کہ شیخ نماز سے فارغ ہوں تو مفصل واقعہ سنیں - تھوڑی دیر کے بعد شیخ نماز سے فارغ ہوئے اور ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے -

ہم - اس خدائے قدیر و علیم کا ہزار ہزار شکر ! جس نے آپ کو ہم سے ملایا - اور ہماری جماعت کا شیرازہ بکھر جانے کے بعد پھر درست فرمایا - مگر ذرا بیان تو فرمایئے کہ اس انکار شدید کے بعد پھر آپ کا آنا کیسے ہوا ؟

شیخ - میرے دوستو ! جب تم مجھے چھوڑ کر واپس ہوئے - میں نے گڑگڑا کر اللہ تعالےٰ سے دعا کی - کہ "خداوندا مجھے اس جنجال سے نجات دے میں تیرا خطاکار بندہ ہوں" اس سمیع الدعا نے باایں ہمہ میری آواز سن لی - اور میرے سارے گناہ محو کر دئے -

ہم - شیخ ! کیا آپ کے اس ابتلا (آزمایش) کا کوئی سبب تھا ؟

شیخ - ہاں جب ہم گاؤں میں اترے اور بتخانوں اور گرجا گھروں پر ہمارا

گذر ہوا۔ آتش پرستوں اور صلیب پرستوں کو غیر اللہ کی عبادت میں مشغول دیکھکر میرے دل میں تکبر اور بڑائی پیدا ہوئی۔ کہ ہم مومن موحد ہیں۔ اور یہ کمبخت کیسے جاہل و احمق ہیں۔ کہ بے حس و بے شعور چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ مجھے اسیوقت ایک غیبی آواز دی گئی۔ کہ" یہ ایمان و توحید کچھ تمہارا ذاتی کمال نہیں۔ بلکہ سب کچھ ہماری توفیق سے ہے۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں ابھی بتلادیں"۔ اور مجھے اسیوقت یہ احساس ہوا کہ گویا کوئی جانور میرے قلب سے نکل کر اڑ گیا ہے۔ جو درحقیقت ایمان تھا +

حضرت شبلی۔ اس کے بعد ہمارا قافلہ نہایت خوشی اور کامیابی کیساتھ بغداد پہنچا۔ سب مریدین شیخ کی زیارت اور ان کے دوبارہ قبول اسلام سے خوشیاں منارہے ہیں۔ خانقاہیں اور حجرے کھول دئے گئے۔ بادشاہ وقت شیخ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا۔ اور کچھ ہدایا پیش کئے

شیخ پھر اپنے قدیم شغل میں مشغول ہو گئے۔ اور پھر وہی حدیث و تفسیر وعظ و تذکیر تعلیم و تربیت کا دور شروع ہو گیا۔ خداوند عالم نے شیخ کا بھولا ہوا علم پھر اُن کو عطا فرمادیا۔ بلکہ اب بنسبتاً پہلے سے ہر علم و فن میں ترقی ہے تلامذہ کی تعداد ۴۰ ہزار کو پہنچ گئی۔ اور اسی حالت میں ایک مدت گذر گئی +

ایک روز ہم صبح کی نماز پڑھکر شیخ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کسی شخص نے حجرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں دروازہ پر گیا۔ تو دیکھا۔ کہ ایک شخص سیاہ کپڑوں میں لپٹا ہوا کھڑا ہے۔

میں۔ آپ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اور کیا مقصود ہے؟

آنیوالا - اپنے شیخ سے کہدو کہ وہ لڑکی جس کو آپ فلاں گاؤں میں (اس گاؤں کا نام لیکر جس میں شیخ مبتلا ہوئے تھے) چھوڑ کر آئے تھے آپکی خدمت کیلیئے حاضر ہے - سچ ہے کہ جب کوئی خدا کا ہو رہتا ہے تو سارا جہان اسکا ہو جاتا ہے

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت   چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

میں شیخ کے پاس گیا واقعہ بیان کیا - شیخ سنتے ہی زرد ہو گئے - اور خوف سے کانپنے لگے اس کے بعد اس کو اندر آنے کی اجازت دی ٭

لڑکی شیخ کو دیکھتے ہی زار زار رو رہی ہے - شدت گریہ دم لینے کی اجازت نہیں دیتا کہ کچھ کلام کرے -

شیخ - (لڑکی سے خطاب کر کے) تمہارا یہاں آنا کیسے ہوا؟ - اور یہاں تک تمہیں کس نے پہنچایا؟

لڑکی - اے میرے سردار! جب آپ ہمارے گاؤں سے رخصت ہوئے اور مجھے خبر ملی - میری بے چینی اور بے قراری جس حد کو پہنچی - اس کو کچھ میرا ہی دل جانتا ہے - نہ بھوک رہی نہ پیاس - نیند تو کہاں آتی میں رات بھر اسی اضطراب میں رہ کر صبح کے قریب ذرا لیٹ گئی - اور اسوقت مجھ پر کچھ غنودگی سی غالب ہوئی - اسی غنودگی میں میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ اگر تو مومنات میں داخل ہونا چاہتی ہے - تو بتوں کی عبادت چھوڑ دے - اور شیخ کا اتباع کر - اور اپنے دین سے توبہ کر کے شیخ کے دین میں داخل ہو جا میں - (اسی خواب کے عالم میں اس شخص کو خطاب کر کے) شیخ کا دین کیا ہے؟

شخص اس کا دین اسلام ہے

میں۔ اسلام کیا چیز ہے؟

شخص۔ اس بات کا دل اور زبان سے گواہی دینا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برحق رسول و پیغمبر ہیں

میں۔ تو اچھا میں شیخ کے پاس کس طرح پہنچ سکتی ہوں؟

شخص۔ ذرا آنکھیں بند کر لو۔ اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدو۔

میں "بہت اچھا" یہ کہا اور کھڑی ہو گئی۔ اور ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں دیدیا

شخص۔ (میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھوڑی دور چل کر) لو بس آنکھیں کھول دو

میں نے آنکھ کھولی۔ اپنے آپ کو دجلہ (ایک نہر ہے جو بغداد کے نیچے بہتی ہے) کے کنارے پایا۔ اب میں متحیر ہوں۔ اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہوں، کہ میں چند منٹوں میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

اس شخص نے آپ کے حجرے کی طرف اشارہ کر کے کہا: "یہ سامنے شیخ کا حجرہ ہے۔ وہاں چلی جاؤ۔ اور شیخ سے کہدو کہ آپ کا بھائی خضر (علیہ السلام) آپ کو سلام کہتا ہے۔" میں اس شخص کے اشارہ کے موافق یہاں پہنچ گئی۔ اور اب آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہوں۔ مجھے مسلمان کر لیجئے"۔

شیخ نے اس کو مسلمان کر کے اپنے پڑوس کے ایک حجرے میں ٹھیرا دیا کہ یہاں عبادت کرتی رہو۔

لڑکی عبادت میں مشغول ہو گئی۔ اور زہد و عبادت میں اپنے اکثر اقران سے

سبقت لیگئی - دن بھر روزہ رکھتی ہی - اور رات بھر اپنے مالک بی نیاز کے سامنے ہاتھ باندھی کھڑی رہتی ہی - محنت سے بدن ڈھل گیا - ہڈی اور چمڑے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا - آخر اسی میں مریض ہو گئی - اور مرض اتنا ممتد ہوا کہ موت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اب اس مسافر آخرت کے دل میں اس کے سوا کوئی حسرت باقی نہیں - ایک مرتبہ شیخ کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرے - کیونکہ جسوقت سے یہ اس حجرہ میں مقیم ہی - نہ شیخ نے اس کو دیکھا ہے - اور نہ یہی شیخ کی زیارت کر سکی - جس سے آپ چند گھڑی کے مہمان کی حسرت وہلیں کا اندازہ کر سکتے ہیں - جو اس وقت ع "تا زیر لب آرند و حسیبدن نگذارند" کا مصداق بنا ہوا ہی - آخر شیخ کو کہلا بھیجا کہ موت سے پہلے ایک مرتبہ میرے پاس ہو جائیں ؎

یار را اگر سر پرسیدن بیمار غمست | گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسے می آید

شیخ یہ سن کر فوراً تشریف لائے - جان بلب لڑکی حسرت بھری نگاہوں سے شیخ کی طرف دیکھنا چاہتی ہی - مگر آنسوؤں میں ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں سے ایک نظر بھر کر دیکھنے کی مہلت نہیں دیتیں آنسوؤں کا ایک تار بندھا ہوا ہی - مگر ضعف سے بولنے کی اجازت نہیں - لیکن اوسکی زبان بے زبانی یہ کہہ رہی ہی ؎

دم آخر ہی ظالم دیکھ لینے دی نظر بھر کر | سدا پھر دیدۂ تر دہنا اشک افشانی

آخر لڑکھڑائی ہوئی زبان اور بیٹھی ہوئی آواز سے اتنا لفظ کہا -

السلام علیکم

شیخ ۔ (شفقت آمیز آواز سے) تم گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہماری ملاقات جنت میں ہونیوالی ہے ۔

لڑکی شیخ کے ناصحانہ کلمات سے متاثر ہو کر خاموش ہوگئی ۔ اور اب یہ خاموشی ممتد ہوئی ۔ کہ یہ مہر سکوت صبح قیامت سے پہلے نہ ٹوٹیگی ۔ اس پر کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ مسافر آخرت نے اس دار فانی کو خیرباد کہا ۔

شیخ اسکی وفات پر آبدیدہ ہیں ۔ مگر ان کی حیات بھی دنیا میں چند روز سے زائد نہیں رہی ۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے ۔ کہ چند ہی روز کے بعد شیخ اس عالم فانی سے رخصت ہوئے ۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے شیخ کو خواب میں دیکھا ۔ کہ جنت کے ایک پر فضا باغ میں مقیم ہیں ۔ اور ستر حوروں سے آپ کا نکاح ہوا ہے ۔ جن میں پہلی وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا یہی لڑکی ہے ۔ اور اب وہ دونوں ابدالاباد کے لئے جنت کی بیش قیمت نعمتوں میں خوش و خرم ہیں ۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔

بندہ محمد شفیع دیوبندی غفرلہٗ

محرم سنہ ۱۳۴۰ھ

10820

ختم نبوت (اردو)

ختم نبوت ؎ حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱ر سوم ۱ر

مرتبہ مولوی محمد شفیع صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند مسئلہ ختم نبوت کے متعلق ایک عظیم الشان تقریباً چار سو صفحہ کا مجموعہ ہی - اس تفصیل و تنقیح کیساتھ آجتک کوئی رسالہ اس صورت میں نظر سے نہیں گذرا حضرات اکابر دارالعلوم دیوبند کے ارشاد پر لکھا گیا - اور انکے ملاحظہ کے بعد طبع ہوا ہی - اسمیں پہلے قرآن مجید کی صحیح تفسیر معلوم کرنیکا معیار نہایت مدلل لکھا گیا ہی - اور پھر ایک سو آیات قرآنیہ اور دو سو احادیث نبویہ اور سینکڑوں اقوال سلف اور اجماع امت سے ثابت کیا گیا ہی - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہو سکتا - نہ تشریعی اور نہ غیر تشریعی اور نہ بقول مرزا قادیانی ظلی و بروزی بلکہ آپکے بعد ہر مدعی نبوت باجماع صحابہ و آئمہ دین کافر و مرتد ہی - نیز ہر آیت اور حدیث کے متعلق جو کچھ قادیان کی طرف سے جوابات دئے جاتے ہیں ساتھ ساتھ انکی بھی قلعی کھول دی گئی ہی - آخر میں کتب قدیمہ تورات و انجیل اور دیگر صحف آسمانی سے اور پھر عقلی دلائل و حکم سے اسی مضمون کو ثابت کیا گیا ہے - بغرض افادہ نہایت سلیس عام فہم اردو زبان میں لکھا گیا ہے اس کتاب کو علیحدہ علیحدہ تین حصوں میں طبع کیا گیا ہے - تاکہ خریدنے اور دیکھنے میں سہولت ہو

ہدیۃ المہدیین فی آیۃ خاتم النبیین

رسالہ ختم نبوت کے تینوں حصوں کا خلاصہ نہایت سلیس عربی زبان میں جسکو مولوی صاحب موصوف نے حضرت شاہ صاحب مدظلہ کے ارشاد سے لکھا اور آپکے ملاحظہ کے بعد طبع ہوا - لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت صرف ۱۰۰/۱۰ر

ملنے کا پتہ :- (مولوی) محمد شفیع ناظم دارالاشاعت والتدریس دیوبند

درس عبرت ا/ دعاوی مرزا (۱ر) مسیح موعود کی پہچان ۱مر نزول مسیح کا ثبوت سو احادیث سے (بزبان عربی) ۱مر

چرخہ کاتنے کی فضیلت احادیث سے (۱ر) آداب المساجد (۳ر) جوامع الکلم یعنی مختصر چہل حدیث (۱ر)

مؤلف رسالہ ہذا کی دوسری مقبول و مفید تالیفات

سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر نہایت جامع اور مستند سوانحعمری جو نہایت سلیس عام فہم اردو میں لکھی گئی ہے بخصوصیت سے ایسے واقعات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جو بجائے خود حقانیت اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل ہیں نیز تعدد ازدواج و مسئلہ جہاد وغیرہ پر جو مخالفین کے اوہام ہیں انکی بھی قلع قمع کی گئی ہے

حکیم الامتہ حضرت مولینا اشرفعلی صاحب تھانوی دامت برکاتہم

نے اس کو تعلیم کیلئے پسند فرما کر اپنے مدرسہ اسلامیہ کے ابتدائی نصاب میں داخل فرمالیا ہے جسکا اعلان بھی تھانہ بھون کے ماہواری رسالہ "النور" میں شائع فرما دیا ہے۔ نیز ایک طویل مضمون کے ذیل میں تحریر فرمایا ہے:

بہر حال رسالہ ہر پہلو سے محبوب و دلکش اور اپنے مؤلف کے کمالات کا آئینہ ہے اس کو ختم کر کے جازم رائے دیتا ہوں کہ اس کے دورس سے کسی کو خالی نہ چھوڑا جائے۔ اور میرے مشورہ سے جو بس رائے کو قبول کرینگے ان سب سے پہلے میں مؤلف سلمہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسکی دس جلدوں کا ویلو میرے نام کر دیں تاکہ میں اپنے خاندان کے بچوں اور عورتوں کو پڑھنے کیلئے دوں۔ انتہے

اور **حضرت مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند** - دامت برکاتہم نے ایک طویل تحریر میں ارشاد فرمایا۔ حق یہ ہے کہ اس موضوع میں یہ کتاب لاجواب ہے بس مشورہ احقر کا یہ ہے کہ اہل اسلام اسکی اشاعت میں پوری کوشش کریں اور مسلمانوں کا کوئی گھر اور کوئی انجمن اور کوئی مدرسہ اس سے خالی نہ رہے
این آں سعادتے است کہ حسرت برد براں جو پائی تخت قیصر و ملک سکندرے

ملنے کا پتہ

مولوی محمد شفیع ناظم دارالاشاعت والتدریس دیوبند یو۔ پی